GUJRANWALA THEOLOGICAL SEMINARY PAKISTAN
1877
-I AM AMONG YOU AS ONE WHO SERVES-LUKE 22:27-

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری

کی تاریخ کے

ایک سو پچیس سال

ترتیب وتدوین پروفیسر نوشین خان
گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری، گوجرانوالہ

Scanned with CamScanner

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری

کی

تاریخ

کے

ایک سو پچیس سال

ترتیب وتدوین

پروفیسر نوشین خان

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری، گوجرانوالہ

Scanned with CamScanner

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری

۱۸۷۷ء تا ۲۰۰۵ء

شمالی امریکہ کی یو۔ پی۔ کلیسیا کے پہلے مشنری ۱۸۵۵ء میں سیالکوٹ میں تشریف فرما ہوئے۔ مشنریوں کا یہ مختصر سا گروہ ڈاکٹر اینڈریو گارڈن، ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کی ہمشیرہ پر مشتمل تھا۔ رفتہ رفتہ کچھ اور مشنری بھی آ کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان مشنریوں نے بہت جلدی محسوس کیا کہ اُن کی مشنری خدمت کی کامیابی کا راز، پنجابی عوام میں سے، راہنماؤں کو چن کر انہیں تربیت دینے میں پوشیدہ ہے۔ اُنہوں نے بھی محسوس کیا کہ ہمہ وقتی خدمت کے لئے تربیت دینا صرف غیر ملکی مشنریوں کا کام ہی نہیں بلکہ باقاعدہ کلیسیائی محکمے کا کام ہے۔ اس لئے مشنریوں نے بہت جلدی اپنے آپ کو شمالی امریکہ کی یو۔ پی کلیسیا کی سیالکوٹ پریسبٹری کے طور پر منظم کیا۔ اب اس نو منظم پریسبیٹری کا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ وہ اپنے ہمراہ "پنجابی مددگاروں یعنی الیشع پی۔ سوفٹ اور جی۔ ڈبلیو سکاٹ کو دینی تربیت، علم الٰہیات، عبرانی اور یونانی سکھانے کے لئے مامور کر دیا۔ پادری اینڈریو گارڈن صاحب کو بائبل کے تنقیدی مضامین اور کلیسیائی تاریخ کی تدریس کے لئے مقرر کیا گیا۔ ہر دو اشخاص کو اپریل ۱۸۵۷ء میں منادی کے لئے باضابطہ اجازت دے دی گئی اور جنوری ۱۸۵۹ء کو دونوں کی مخصوصیت ہوئی۔ یوں دونوں مخصوص شدہ مشنری اراکین کے ساتھ سیالکوٹ پریسبیٹری کے اراکین تسلیم کئے گئے۔

جارج لارنس ٹھا کرداس نے اپنی ابتدائی تعلیم گوجرانوالہ کے یتیم خانہ سے حاصل کی۔

اس نے ارادہ تصمیم کرلیا کہ مطالعہ میں اس قدر منہمک ہوجائے کہ مسیحیت کے مخالفین کے دلائل کا دندان شکن جواب دے سکے۔ دسمبر ۱۸۷۰ء میں انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور کالج کا مطالعہ جاری رکھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ خود کو انجیلی خدمت کی تیاری کے لئے وقف کریں گے۔ جنوری ۱۸۷۲ء میں ان کو سیمنری میں داخلہ مل گیا اور پادری جے۔ پی۔ مکی کو ان کے مطالعہ کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا۔ ۲۷ دسمبر ۱۸۷۵ء کو انہیں منادی کرنے کی باضابطہ اجازت دے دی گئی اور ۲۸ دسمبر ۱۸۷۷ء کو بطور مشنری ان کی مخصوصیت ہوئی۔ بعد ازاں یہ فیصلہ ہوا کہ عرصہ تدریس، سال میں پانچ مہینے مقرر کیا جائے۔ اس کا آغاز مئی کے مہینہ میں ہوا اور پانچ سال تک جاری رہا۔ بہت ہی ضروری تھا کہ وطنی خدمت گزاروں کی تربیت کا سلسلہ جاری رہے۔ پادری جے ایس بار اور پادری جے۔ پی مکی کو تربیتی درسگاہ کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ نیز انہیں اس تربیتی درسگاہ کے قیام کے لئے رقوم فراہم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ نتیجتاً انڈیا کے مسٹر آرچی بالڈ سٹورٹ کی جانب سے چالیس ہزار ڈالر فارن مشن کو اس شرط پر دیئے گئے کہ وہ یہ رقوم مصر اور ہندوستان کی مشن خدمت کے لئے مساوی تقسیم کئے جائیں۔ سیالکوٹ مشن نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ اس رقم کو علم الٰہی کی تدریس کے لئے صرف کیا جائے۔ اس رقم کے تصرف سے سب سے پہلے سی۔ ٹی۔ آئی بارہ پتھر سیالکوٹ کی عمارات تعمیر کی گئیں۔ ان عمارات کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اس ادارے سے نوجوانوں کو سیمنری میں داخل ہونے سے پہلے تیار کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عظیم سکول کی ایک بہت بڑی عمارت سٹورٹ ہال کے نام سے موسوم ہے۔ دراصل سیمنری ۱۸۷۷ء میں معرض وجود میں آئی۔

ڈاکٹر جے۔ ایس بار کو اس کا سنیئر پروفیسر، پادری اینڈریو گارڈن اور پادری جی۔ ایل۔ ٹھا کرداس صاحبان ان کے مددگار مقرر ہوئے۔ سیمنری کی تدریسی خدمت کا آغاز حاجی پور کے مشن کمپاؤنڈ کے جنوبی احاطہ میں ہوا۔ تدریسی خدمت صرف موسم گرما میں ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ

Scanned with CamScanner

سردی کے موسم میں مشنری پروفیسر دورے پر چلے جاتے تھے۔ سیمنری کی پہلی جماعت نو طالب علموں پر مشتمل تھی۔ جن میں سے آٹھ یو۔ پی کے کارندے اور ایک چرچ آف سکاٹ لینڈ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ پادری اینڈریو گارڈن اور پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحبان نے مزید خدمت کرنے کے لئے سیمنری کی خدمت سے علیحدگی اختیار کرلی۔ ۱۸۸۰ء میں فارن مشن کے بورڈ نے ایک کمیشن پنجاب میں دورہ کرنے کے لئے بھیجا۔ یہ کمیشن دو افراد ڈاکٹر ڈبلیو، ڈبلیو بار اور ڈاکٹر رابرٹ سٹورٹ پر مشتمل تھا۔ ڈاکٹر سٹورٹ ۱۸۷۳ء تا ۱۸۷۸ء نیو بری سیمنری نیویارک کے پروفیسر رہ چکے تھے۔ جو مختلف کلیسیائی جرائد کے ایڈیٹر اور مصنف بھی رہ چکے تھے۔ سیالکوٹ مشن کے اراکین نے محسوس کیا کہ علم الٰہی کے تدریسی پروگرام کے لئے ڈاکٹر سٹورٹ ان کی دعا کا جواب تھا۔ اس لئے مشن نے ان سے درخواست کی کہ نومنظم سیمنری میں باقاعدگی سے پڑھانے کے لئے آجائیں۔ اس پر فارن بورڈ مشن اور ڈاکٹر سٹورٹ نے رضامندی کا اظہار کیا۔ لہٰذا ڈاکٹر سٹورٹ اور ان کی اہلیہ محترمہ ۱۸۸۲ء میں باقاعدہ مشنری ہو کر سیمنری میں تشریف فرما ہوئے۔ مسز سٹورٹ اس سے قبل مصر میں خدمت کر چکی تھیں۔ ڈاکٹر اور مسز سٹورٹ ۱۸۱۲ء میں امریکہ لوٹ گئے اور ۱۹۰۰ء تک وہیں رہے۔ انہوں نے واپس آکر پرنسپل کا عہدہ سنبھالا۔ اور اپنی موت تک بطور پرنسپل خدمت انجام دیتے رہے اور ۱۹۱۵ء میں رحلت فرما گئے۔ جب ڈاکٹر سٹورٹ ۱۸۹۲ء میں امریکہ لوٹ گئے تو ان کی عدم موجودگی میں تدریسی خدمت میں دو سال کا تعطل پڑ گیا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ طلباء کی کمی تھی۔ ۱۸۹۳ء میں سیمنری کی سرپرستی سیالکوٹ پریسبٹری کی بجائے نو منظم پنجاب سنڈ کے سپرد کی گئی۔ پروفیسر صاحبان کی سہولیات کے پیش نظر سیمنری کا محل وقوع گاہے بگاہے تبدیل ہوتا رہتا تھا۔ مثلاً ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۰۰ء تک پسرور میں، ۱۹۰۰ء تا ۱۹۱۰ء جہلم میں اور ۱۹۱۰ء تا ۱۹۱۲ء سیالکوٹ میں پھر ۱۹۱۲ء سے سیمنری باقاعدگی سے گوجرانوالہ میں منتقل کر دی گئی۔ مسٹر اے لینڈرم کی مشرقی گرین وک نیویارک کی یو۔ پی کلیسیا کے رکن تھے۔ مسٹر اے لینڈرم نے یہ رقم اپنی مرحومہ بیوی کی یادگار کے طور پر دے دی۔ بدیں وجہ سیمنری کی پرانی عمارت

Scanned with CamScanner

کے سامنے ''لینڈرم میموریل'' کے الفاظ اب تک کندہ نظر آتے ہیں۔

جائیداد

سیمنری کے لئے شمالی امریکہ کی یو۔ پی۔ کلیسیا کی سیالکوٹ مشن نے گوجرانوالہ میں خریداری اور بعد ازاں پنجاب کی سنڈ کو بطور ٹرسٹ دے دی۔ جس کی شرط یہ تھی۔ ''تھیولاجیکل سیمنری میں طلباء کو وفاداری سے تربیت دی جائے گی۔ یہ تربیت مسیحی مذہب کے ان اصولوں پر مبنی ہوگی جن کو شمالی امریکہ کی یو۔ پی۔ کلیسیا مانتی ہے۔ اگر اس جائیداد کو اس کے مخصوص مقصد کے لئے استعمال نہ کیا گیا تو یہ جائیداد دوبارہ سیالکوٹ مشن کے نام منتقل کر دی جائے گی اور شمالی امریکہ کی یو۔ پی کلیسیا کی جنرل اسمبلی اس بات کی جواب طلبی کر کے فیصلہ کرنے کی مجاز ہوگی کہ کہاں تک حلف وفاداری میں خیانت ہوئی ہے''۔

اس جائیداد میں چھ پروفیسر صاحبان کے لئے رہائشی بنگلے، ایک مختصر سی عمارت کھیل کا میدان اور طلباء کے لئے رہائشی کوارٹ ہیں۔ وہ زمین جس پر موجودہ سیمنری کی عمارات استوار ہیں۔ سیالکوٹ مشن نے یو۔ پی۔ سنڈ کے ہاتھ ۱۹۵۳ء میں سیمنری کے لئے فروخت کر دی۔

۱۸۹۴ء میں چودہ طالب علم سیمنری میں داخل ہوئے اور ۱۹۱۵ء میں طلباء کی تعداد چوبیس تھی ۱۹۱۲ء میں جب سیمنری مستقبل طور پر سیالکوٹ سے گوجرانوالہ میں منتقل ہوئی تو اس وقت ڈاکٹر رابرٹ سٹورٹ صاحب پرنسپل اور ایک ہندوستانی پروفیسر لبھومل ان کے مددگار تھے۔ پادری لبھومل صاحب ۱۸۹۷ء میں سیمنری سے فارغ التحصیل ہوئے۔ ۱۸۹۹ء میں سیالکوٹ پریسبٹری نے ان کو انجیلی خدمت کے لئے مخصوص کیا۔ ۱۹۰۱ء میں پسرور کی کلیسیا کے پاسبان مقرر ہوئے۔ سیمنری میں طالب علمی کے زمانہ میں ان پر اس زبردست بیداری کا اثر ہوا جس کے لئے خدا نے پادری احسان اللہ کو اپنی خدمت کے لئے بطور وسیلہ استعمال کیا۔ اس روحانی بیداری کے نتیجہ میں پادری لبھومل صاحب اور ان کے دیگر نوجوان ساتھیوں نے ہندوستانی کلیسیا میں ''خود

Scanned with CamScanner

کفالت" کے اصول کی بنیاد پر اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ انہوں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ بیرونی وسائل سے ہرگز کوئی مدد قبول نہیں کریں گے اور خداوند کے یہواہ یری ہونے پر تکیہ کرتے ہوئے اسی پر قناعت کریں گے۔ جو ان کی کلیسیاؤں سے وصول ہوگا۔ پادری لبھومل صاحب نے اپنے آپ کو بائبل کے مطالعہ میں اس قدر محو کرلیا کہ وہ ایک ممتاز مفسر بن گئے۔ حالانکہ ان کی ابتدائی تعلیم صرف مڈل تک تھی۔ عبرانی زبان پر ان کو ملکہ حاصل تھا۔ محنت شاقہ سے یونانی اور انگریزی زبان پر بھی عبور حاصل کرلیا۔ ۱۹۰۸ء میں سیمنری کی تدریسی خدمت پر فائز ہوئے اور موت تک اسی خدمت سے منسلک رہے۔ یہ مایہ ناز مسیحی مفسر ۱۹۴۲ء میں خداوند مسیح میں سو گئے۔ خود کفالت کے اصول کے پیش نظر انہوں نے سیمنری میں خدمت کرنے کی تقرری کو اس وقت تک قبول نہ کیا۔ جب تک پنجاب سنڈ نے وطنی وسائل سے ان کی تنخواہ دینے کے بندوبست کا اظہار نہ کیا۔ سیمنری میں اپنی معلمی کے دوران عہد جدید، علم الٰہیات اور عبرانی زبان کے استاد رہے۔

۱۹۱۵ء میں ڈاکٹر سٹورٹ کی موت کے بعد ڈاکٹر جان اے میکا نلی اور ڈاکٹر ٹی۔ ایل سکاٹ صاحبان سیمنری میں تدریسی خدمت کے لئے منتخب ہوئے۔ ڈاکٹر میکا نلی نے ۱۹۴۰ء تک یعنی ۲۴ سال سیمنری میں خدمت سرانجام دی۔ اسی سال وہ مشن کی خدمت کے لئے منتخب ہوئے۔ ڈاکٹر میکانلی نے ۱۹۴۰ء تک یعنی ۲۴ سال سیمنری میں خدمت سرانجام دی۔ اسی سال مشن کی خدمت سے بھی سبکدوش ہوگئے۔ ڈاکٹر رابرسٹ سٹورٹ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر ہیرس جے سٹورٹ صاحب ۱۹۲۲ء میں سیمنری کی تدریسی خدمت کے لئے منتخب ہوئے اور ۱۹۴۷ء تک خدمت کرتے رہے۔ ان کی بیشتر خدمات بحیثیت پرنسپل کے تھیں۔ اس لحاظ سے باپ اور بیٹے یعنی ڈاکٹر رابرٹ سٹورٹ اور ڈاکٹر ہیرس سٹورٹ صاحبان دونوں نے سیمنری کی صد سالہ زندگی میں تقریباً چاس برس بحیثیت پرنسپل کے خدمت کی دیگر مشنری صاحبان جنہوں نے یو۔ پی۔ کلیسیا کی سیمنری میں خدمت انجام دی۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں مندرجہ ہیں۔

۱۔ پادری جے۔ پی۔ مکی　　　　۲۔ پادری ٹی۔ ایف۔ کمنگو

۳۔ پادری ڈی۔ ایس۔ لائٹل　　　۴۔ پادری جے۔ ایچ مارٹن

۵۔ پادری ایچ۔ ایس نزبٹ　　　۶۔ پادری جے ایچ کالون

پادری وزیر چند بی اے ۱۹۲۹ء میں سیمنری کے سٹاف کے ممبر منتخب ہوئے اور اپنی موت ۱۹۵۲ء تک اسی خدمت سے منسلک رہے۔ وہ گارڈن کالج کے ابتدائی مسیحی طلباء میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے سیمنری میں بھی بڑی کامیابی سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ وہ تربیت یافتہ استاد تھے۔ ان کے پاس ایس۔ اے۔ وی کی ڈگری تھی۔ سیمنری میں تربیت کرنے سے قبل لائل پور کی شہری کلیسیا کے پاسبان تھے۔ ڈاکٹر ہیرس سٹورٹ کے بعد پرنسپل کا عہدہ سنبھالا۔ اور پہلے وطنی پرنسپل تھے۔ اپنی موت تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔

شروع ہی سے سیمنری میں وہ تدریسی شعبے میں یعنی۔

۱۔ تھیولاجیکل سیمنری پراپر　　　۲۔ تھیولاجیکل ٹریننگ سنٹر

شروع میں میٹرک پاس ہونا سیمنری میں داخلہ کی شرط تھی۔ پھر اس کو ایف اے تک بڑھا دیا گیا۔ تاہم شروع میں مڈل پاس طلباء بھی لئے جاتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں صرف ان کو داخل کیا جاتا تھا جو میٹرک پاس تھے۔ ایک تعلیمی مطالبہ کے مطابق شادی شدہ متعلمین کی بیگمات کا کم از کم پرائمری پاس ہونا ضروری ہے۔

ڈاکٹر ہیرس سٹورٹ صاحب کے اندازہ کے مطابق ۱۹۰۰ء تک صرف پچاس طالب علم اے کلاس طالب علم ہوئے اور یہی تعداد بی کلاس کی تھی۔ ڈاکٹر جے ڈی براؤن صاحب کے اندازہ کے مطابق ۱۹۰۰ء سے ۱۹۵۴ء تک تقریباً تین سو طلباء اس ادارہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔

گوجرانوالہ سیمنری بطور متحدہ ادارہ

۱۹۵۴ء تا ۱۹۷۰ء

۱۹۴۳ء میں یونائیٹڈ پریسبٹرین کلیسیا کی سنڈ اور دیگر کلیسیاؤں نے متحدہ طور پر سیمنری کا انتظام چلانے کے لئے مذاکرات کئے۔ اسی سال ہندوستان کی نیشنل کرسچن کونسل نے سہارنپور میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا تاکہ شمالی ہندوستان کے مدارس علم الٰہی کے مستقبل کے متعلق تبادلہ خیالات کئے جاسکیں۔ اس کانفرنس میں صوبہ جات متحدہ اور پنجاب میں علم الٰہی کی تدریس کے تعاون کے لئے تجویز پیش کی گئی۔ ۱۹۴۷ء کے بہار کے موسم میں یونائیٹڈ پریسبٹرین سنڈ نے پنجاب کے تمام علاقوں کی کلیسیاؤں کو گوجرانوالہ سیمنری کے نگران بورڈ کے نمائندوں کے انتخاب کے لئے دعوت دی۔ میتھوڈسٹ کلیسیاء چرچ آف پاکستان سکاٹ لینڈ اور اے۔ آر۔ پی کلیسیا نے منظور کیا کہ دو پہلے مراحل میں پانچ سال کی تجرباتی بنیاد پر تعاون کریں۔ ۱۹۴۷ء کی ہندوپاک کی تقسیم نے اس فیصلہ کو مزید تقویت بخشی۔ کیونکہ پریسبٹرین، میتھوڈسٹ اور اینگلیکن کلیسیائیں اس تقسیم کی وجہ سے شمالی ہندوستان کے صوبہ جات کے مدارس علم الٰہی سے تعلق کھو بیٹھے تھے۔ لاہور چرچ کونسل نے تعاون کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس لئے انہوں نے پہلے سال چھ اور دوسرے سال چار طالب علموں کو تربیت کے لئے بھیجا۔ ۱۹۵۲ء میں تجرباتی عرصہ کے خاتمہ پر فیصلہ ہوا کہ سیمنری نگران بورڈ کے تحت ہو جائے اور تمام الحاق کرنے والی کلیسیاؤں کو اپنی کارگزاری کی رپورٹ دے۔ قواعد وضوابط مرتب ہونے پر الحاق کرنے والی تمام کلیسیاؤں کے نمائندوں کو مساویانہ حقوق دیئے گئے۔ ان قواعد وضوابط کو یونائیٹڈ پریسبٹرین سنڈ اور دیگر چار کلیسیاؤں نے منظور کیا۔ یہ الحاق اپریل ۱۹۵۴ء میں تعلیمی سال کے ابتداء کے وقت معرض وجود میں آیا۔

Scanned with CamScanner

اس مرحلہ پر ہندوستان، پاکستان، برما اور سیلون کی کلیسیاؤں نے اس الحاق میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے قواعد وضوابط کو منظور کر کے پادری آر۔ ڈبلیو۔ ایف ووٹن صاحب کو تدریسی خدمت کے لئے نامزد کیا۔ لہذا پادری ووٹن صاحب نے ۱۹۵۳ء میں اپنی تدریسی خدمت کو شروع کیا۔ مسٹر ووٹن پہلے پروفیسر تھے۔ جو یو۔ پی کلیسیا کے ممبر نہ تھے۔ اس وقت ایک اینگلیکن طالب علم داخل ہوا اور ۱۹۵۵ء میں دو اور طالب علم داخل ہو گئے۔

نگران بورڈ پندرہ اراکین پر مشتمل تھا۔ جن میں سے آٹھ یو۔ پی سنڈ اور سات دیگر الحاق کرنے والی کلیسیاؤں کے نمائندے تھے۔ یہ نمائندے کلیسیا کی جملہ رکنیت کے تناسب سے تھے۔ اینگلیکن کلیسیا بورڈ پر دو نمائندے بھیج سکتی تھی۔ لیکن ۱۹۶۰ء تک انہوں نے اس حق کو استعمال نہ کیا۔ اس کے بعد یو۔ پی اور اینگلیکن کلیسیاؤں کے ایک ایک نمائندہ کا اضافہ ہو گیا۔ چونکہ شروع ہی سے سیمنری اور اس کی عمارات یو۔ پی کلیسیا کی ملکیت تھی اس لئے معاہدہ ہوا کہ نگران بورڈ پر نصف ممبران سے ایک زائد رکن یو۔ پی۔ کلیسیا سے ہو اور سیمنری کا پرنسپل بھی یو۔ پی۔ کلیسیا کا رکن ہو۔ یہ بھی معاہدہ ہوا کہ سیمنری کے دوران اخراجات نگران بورڈ کی تعداد کے مطابق کلیسیاؤں کے نمائندوں کے تناسب سے ہو۔

قواعد وضوابط کے مطابق بیس برس کے تعاون کے بعد چرچ آف پاکستان نے اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ سیمنری میں مکمل طور پر متحدہ طور پر کام کرنے کے لئے سیمنری کے قواعد و ضوابط میں سے ان تمام باتوں کو نکال دیا جائے، جس سے ایک کلیسیا کی دوسری کلیسیا پر برتری نظر آتی ہو اور قواعد وضوابط کو اس طریقہ سے وضع کیا جائے جس سے مساوات ظاہر ہو۔ اس غرض سے پاکستان میں علم الٰہی کی تدریس کے لئے ۱۹۷۵ء میں ایک جائنٹ کمیشن کی تشکیل ہوئی۔ اس کمیشن کے بہت سے اجلاس ہوئے جس میں کلیسیاؤں کے نمائندگان کے علاوہ ورلڈ کونسل آف چرچز نے بھی نمائندگی کی تاکہ جملہ کلیسیا کی موجودہ علم الٰہی کی ضروریات کے مطابق مذاکرات کئے جائیں۔

Scanned with CamScanner

نتیجتاً فیصلہ ہوا کہ قواعد وضوابط میں سے ان تمام باتوں کو نکال دیا جائے جن سے یو۔پی۔کلیسیا کی سنڈ کی برتری ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ مالیاتی تعاون کی شق پر بھی نظر ثانی کی جائے تا کہ کلیسیائیں اپنے طلباء کی تعداد اور نگران بورڈ کے نمائندگان کی تعداد کے تناسب سے سیمنری کے رواں اخراجات کو ادا کریں۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ دیگر مسیحی گروہوں کو بھی نگران بورڈ پر بحیثیت ایسوسی ایٹ اراکین کے بیٹھنے کا موقع دیا جائے۔ یوں ترمیم شدہ قواعد وضوابط تمام الحاق کرنے والی کلیسیاؤں کی طرف سے منظور ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ مارچ ۱۹۷۶ء میں ان کو نافذ العمل قرار دیا جائے۔

فیکلٹی

سیمنری میں متحدہ طور پر خدمت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حضرات نے تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔

ڈاکٹر جیمز ڈی براؤن صاحب ایم۔اے۔ڈی۔ڈی

آپ نے یو۔پی۔کلیسیا کی سنڈ کی طرف سے ۱۹۴۶ء میں تدریسی خدمت کا آغاز کیا اور ۱۹۵۸ء تک جاری رکھا۔ ازاں بعد آپ نے یو۔پی۔کلیسیاء یو۔ایس۔اے کے نمائندہ کی حیثیت سے اپنی نئی خدمت شروع کی اور سیمنری سے مستعفی ہوگئے۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء تا دسمبر ۱۹۵۸ء سیمنری کے پرنسپل رہے۔ آپ نے کلیسیاؤں کے ساتھ سیمنری کا الحاق کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سیمنری کی نئی عمارات تعمیر کرنے کے سلسلہ میں نہ صرف آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بلکہ تعمیر کے سلسلہ میں سرپرستی بھی کی۔ ان عمارات میں پروفیسر صاحبان کے تین رہائشی بنگلے اور سیمنری کی نئی موجودہ عمارت کی نومبر ۱۹۵۸ء میں تقدیس کی گئی۔ مسز براؤن صاحبہ مس ایم۔ٹی۔ پیٹرسن صاحبہ کی ہمراہی میں نہ صرف سیمنری کے نرسری سکول کی بانی تھیں بلکہ سرپرست بھی۔

پادری کے ایل ناصر صاحب ایم۔اے۔ایس ٹی۔ایم

پروفیسر موصوف نے یو۔پی کلیسیا کے نمائندہ کی حیثیت سے اپریل ۱۹۴۷ء میں تدریسی خدمت کی۔اس سے قبل آپ نے راولپنڈی پریسبیٹری کے ماتحت کوہاٹ میں مختصر عرصہ کے لئے پاسبانی خدمت انجام دی آپ دو دفعہ مزید مطالعہ کے لئے امریکہ گئے۔پہلی بار ۵۱-۱۹۵۰ء میں نیویارک اور پٹس برگ دوسری بار ۶۴-۱۹۶۳ء میں یعنی سان فرانسسکو میں آپ نے دوسرے پاکستانی پرنسپل کی حیثیت سے سیمنری میں جنوری ۱۹۵۹ء تا اپریل ۱۹۶۸ء تک کام کیا۔آپ کی خدمت کے دوران کلرکوں کی رہائش کے لئے تین کوارٹر اور نوکروں کی رہائش کے لئے چھ نئے کوارٹر تعمیر ہوئے۔

ڈاکٹر ولبر۔سی۔کرسٹی ایم۔اے،ڈی،ڈی

آپ نے یو۔پی۔کلیسیاء کی سنڈ کے نمائندہ کی حیثیت سے اکتوبر ۱۹۵۰ء میں اپنی تدریسی خدمت شروع کی اور مارچ ۱۹۷۷ء تک خدمت کو جاری رکھا۔دیگر تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ آپ نے سیمنری میں بحیثیت خزانچی اور رجسٹرار بھی خدمت سرانجام دی۔اکتوبر ۱۹۶۸ء سے ستمبر ۱۹۷۶ء تک آپ نے سیمنری کے پرنسپل کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔آپ کی زیر سرپرستی شادی شدہ طلباء کے ۸ نئے رہائشی کوارٹ تعمیر ہوئے۔پادری ای۔ایچ۔سمتھ کے مستعفی ہونے پر مسز کرسٹی صاحبہ نے لائبریرین کی خدمات سرانجام دی ہیں۔گاہے بگاہے آپ نے نرسری سکول اور ڈسپنسری کی بھی سرپرستی کی ہے۔

پادری یعقوب خاں صاحب بی۔اے۔ٹی۔ایچ۔ایم

یو۔پی۔کلیسیا کی سنڈ نے ۱۹۴۹ء میں آپ کو سیمنری کی تدریسی خدمات کے لئے پیش کیا۔آپ امریکہ کی پٹس برگ سیمنری میں ایک سال تعلیم کے لئے گئے اور باقاعدہ طور پر ساتھ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں تدریسی کام شروع کیا آپ نے سیمنری میں فروری ۱۹۷۳ء تک وائس پرنسپل کے

Scanned with CamScanner

طور پر کام کیا اور اس کے بعد آپ نے سیمنری کو چھوڑ دیا۔

پادری آر۔ڈبلیو۔ایف ووٹن صاحب ایم۔اے آکسفورڈ

آپ نے اینگلیکن کلیسیا کے نمائندہ کی حیثیت سے اپریل ۱۹۵۳ء میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا اور مارچ ۱۹۶۱ء تک خدمات کو جاری رکھا آپ بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو زبان پر عبور رکھتے ہیں۔آپ نے سیمنری کی زندگی میں قابل نمونہ کردار ادا کیا۔

پادری الیگزینڈر صاحب۔بی۔اے ایم۔آر۔ای

آپ نے اے۔آر۔پی کلیسیا منٹگمری پریسبیٹری کی نمائندگی کرتے ہوئے اپریل ۱۹۵۷ء میں اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا سیمنری میں آنے سے پیشتر آپ معلمی اور پاسبانی تجربہ رکھتے تھے۔اور ساہی وال کی شہری کلیسیا کے پاسبان تھے۔آپ نے ۵۹-۱۹۵۸ء کا تعلیمی سال نیویارک میں مزید تعلیم کے لئے بسر کیا۔آپ نے سیمنری میں بحیثیت خزانچی بھی خدمات انجام دی ہیں۔۱۹۶۴ء میں شخصی وجوہات کی بناء پر آپ سیمنری سے مستعفی ہوگئے۔

پادری ایڈگر ایچ سمتھ صاحب بی۔ایس۔سی۔بی۔ڈی

آپ نے میتھوڈسٹ کلیسیا کے نمائندہ کی حیثیت سے مئی ۱۹۶۰ء میں سیمنری میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔اس سے پیشتر آپ نے کولمبس یو۔ایس۔اے میں تیاری کے لئے ایک سال بسر کیا۔آپ نے اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ بحیثیت خزانچی اور لائبریرین بھی خدمات انجام دیں۔جون ۱۹۶۹ء میں آپ سیمنری سے مستعفی ہوگئے۔آپ نے مجردوں کی اقامت گاہ کی تعمیر کی ذاتی طور پر نگرانی کی اور یہ عمارت ۱۹۶۱ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔سیمنری میں اپنی خدمات کے دوران ہر دو پادری اور مسز سمتھ نے قابل رشک خدمات انجام دیں۔مسز سمتھ صاحبہ جو کہ ایک رجسٹرڈ نرس ہیں،نے عمارت کی دیکھ بھال میں دن رات خدمت کی۔

Scanned with CamScanner

پادری جان جی میڈ وکرافٹ بی۔اے۔ٹی ایچ ایم

پادری ووٹن صاحب کے مستعفی ہو جانے کے بعد انگلیکن کلیسیا کی طرف سے آپ ان کے جانشین مقرر ہوئے۔آپ نیوزی لینڈ چرچ مشنری سوسائٹی کے رکن ہیں۔آپ نے اکتوبر ۱۹۶۱ء میں اپنی تدریسی خدمت کا آغاز کر کے مارچ ۱۹۶۷ء تک جاری رکھا اور ازاں بعد اپنی خانگی وجوہات کی بنا پر مستعفی ہو کر نیوزی لینڈ میں مراجعت کی۔آپ نے کھیل کود کے مشاغل میں حصہ لے کر طلباء کی بہت حوصلہ افزائی کی۔علم الٰہی کے توسیعی پروگرام کے سلسلہ میں آپ نے مرکزی کردار ادا کیا۔اس پروگرام کے وسیلہ سے ان لوگوں نے یقیناً استفادہ کیا ہے جو اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے سیمنری کے چار سالہ رہائشی پروگرام میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔اس پروگرام کے وسیلے سے وہ علم الٰہی کے علم کے باعث موثر گواہی دینے کے قابل ہوئے ہیں۔مسز میڈ کرافٹ صاحبہ نے بھی نہ صرف سیمنری کے خزانچی کے طور پر بلکہ ڈسپنسری سرپرست کی حیثیت سے خدمت کی۔

پادری نذیر یوسف صاحب بی۔اے،ایم۔آر۔ای

آپ نے ۱۹۶۴ء میں سیمنری میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔یکم جنوری ۱۹۶۵ء سے لے کر اپریل ۱۹۶۸ء تک کام کیا۔

ڈاکٹر ولیم جی۔ینگ صاحب ایم۔اے،بی۔ڈی،پی۔ایچ۔ڈی

آپ نے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز ۱۹۶۶ء میں کیا اور جون ۱۹۷۰ء تک خدمات کو جاری رکھا۔چونکہ آپ اچرچ آف پاکستان کی سیالکوٹ ڈایوسیس کے بشپ مقرر ہوئے۔آپ سیمنری سے مستعفی ہو گئے۔سیمنری میں اپنی خدمت کے دوران آپ نے نہ صرف کلیسیائی تواریخ کے شعبہ کو بہت مضبوط کیا بلکہ خزانچی کے بھی فرائض بھی ادا کیے۔

مسز سمتھ کے چلے جانے کے بعد مسز ینگ صاحبہ جو کہ ایک رجسٹرڈ نرس تھی۔آپ نے

سیمنری کی ڈسپنسری میں شاندار خدمت انجام دینے کے ساتھ یو۔بی۔ٹی۔سی سٹاف کے ساتھ مل کر طلباء کی بیگمات کی درسی خدمات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔سیمنری میں ہمہ وقتی خدمت سے مستعفی ہونے کے باوجود بھی ڈاکٹر ینگ جز وقتی طور پر سیمنری میں خدمات کے لئے گاہے بگاہے تشریف لاتے رہے ہیں۔دو برس تک آپ نے نگران بورڈ کے صدر کی حیثیت سے خدمت بھی کی ہے۔

پادری اقبال نثار صاحب ایم۔آر۔ای، ایس۔ٹی۔ایم

یو۔پی۔کلیسیا کی سنڈ کے نمائندہ کی حیثیت سے آپ نے اپریل ۱۹۶۹ء میں سیمنری میں اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔۱۹۵۵ء میں سیمنری سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے سات برس تک پرور پریسبیٹری کے ماتحت کوٹلی مہاراں کی دیہاتی کلیسیا میں اور ایک سال تک پسرور کی شہری کلیسیا اور لائلپور پریسبیٹری کے ماتحت لائلپور کی شہری کلیسیا میں سات برس تک پاسبانی خدمات انجام دیں۔سیمنری میں آنے سے پیشتر آپ دیہاتی اور شہری کلیسیاؤں کی پاسبانی خدمات کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔۶۷۔۱۹۶۶ء کے تعلیمی سال کے لئے آپ نے پٹس برگ سیمنری میں مزید مطالعہ کے لئے صرف کیا۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں امریکہ کی ایک کلیسیا میں بطور مددگار پاسبان خدمات انجام دیں۔۷۵-۱۹۷۴ء میں آپ نے امریکہ کی ڈیبوک تھیالوجیکل سیمنری سے ایس۔ٹی۔ایم کی ڈگری حاصل کی۔سیمنری میں اپنی خدمات کے دوران تدریسی خدمات کے علاوہ آپ نے خزانچی کے فرائض بھی ادا کیے۔۱۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو آپ کا تقرر اس درسگاہ میں بطور تیسرے پاکستانی پرنسپل کے طور پر ہوا۔مسز اقبال نثار صاحبہ جو ایک تجربہ کار معلّمہ ہیں۔اس وقت سیمنری کے نرسری سکول کی سرپرستی کرتی رہیں۔جنوری ۱۹۹۰ء میں موصوف کا اچانک انتقال ہوگیا۔

پادری ڈاکٹر آرتھر جیمس بی۔اے، جی۔ٹی۔ایچ، بی۔ڈی، ماسٹر آف ڈیونٹی، ٹی۔ایچ۔ایم، ڈاکٹر آف ہیومن لیٹرز

آپ نے ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء میں سیمنری کی فیکلٹی کے قافلے میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے تدریسی خدمت کے علاوہ خزانچی اور وائس پرنسپل کے عہدوں پر بھی خدمت سرانجام دی اور جنوری ۱۹۹۰ء میں پرنسپل کے عہدے پر معمور ہوئے اور اب تک خدمت کر رہے ہیں۔

پادری ڈان ایم مکرمی صاحب جونیئر ایم۔ڈیو، ایم۔اے

آپ ۱۹۷۲ء میں سیمنری فیکلٹی میں شامل ہوئے۔ آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ یو۔ایس۔اے، کی یو۔پی۔کلیسیا کی طرف سے بطور مشنری خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۷۵ء کے موسم گرما میں سکول آف ورلڈ مشن کی فلر تھیولاجیکل سیمنری میں مزید مطالعہ کے لئے چلے گئے۔

پادری رحمت مسیح صاحب بی۔ڈی، ایم۔اے

آپ مرے کالج سیالکوٹ میں چیپلن کے فرائض کی انجام دہی کے علاوہ ۱۹۷۱ء میں وقتی طور پر سیمنری میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں آپ باقاعدگی کے ساتھ یو۔پی کلیسیا کی سنڈ کی طرف سے سیمنری کی فیکلٹی میں شامل کئے گئے۔ ۷۴-۱۹۷۳ء میں آپ سکول آف ورلڈ مشن کی فلر تھیالوجیکل سیمنری کی فیکلٹی میں مزید تعلیمی کے لئے چلے گئے اور وہاں سے آپ نے مسیالوجی میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

پادری سیموئیل ڈی چند صاحب بی۔اے، بی۔ڈی

آپ چرچ آف پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے ۱۹۷۲ء میں تدریسی خدمات کے لئے سیمنری کی فیکلٹی میں شامل کئے گئے۔ ۱۹۷۵ء میں آپ سڈنی آسٹریلیا کے مور تھیالوجیکل سیمنری میں مزید مطالعہ کے لئے گئے۔ اور ۱۹۷۶ء میں واپس آئے آپ چرچ آف پاکستان

Scanned with CamScanner

سیالکوٹ ڈایوسیس کے رکن ہیں۔

پادری پال۔سی۔جے۔برجس صاحب ایم۔اے

۱۹۷۲ء میں آپ سیمنری کی فیکلٹی میں شامل ہونے کے لئے منتخب ہوئے اور جون ۱۹۷۴ء میں انگلستان سے پاکستان میں تشریف فرما ہوئے۔آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ اس سے پیشتر بھی پاکستان میں رہ چکے تھے۔اب آپ چرچ مشنری سوسائٹی کے نمائندے ہو کر یہاں پر خدمت کر رہے ہیں۔آپ بھی چرچ آف پاکستان سیالکوٹ ڈایوسیس کے رکن ہیں۔آپ علم الٰہی کے توسیعی پروگرام کے نگران بھی ہیں۔مسز برجس صاحبہ رجسٹرڈ نرس ہونے کی حیثیت سے ڈسپنسری کا کام سنبھالتی ہیں۔پھر وہ کچھ عرصہ کے لئے واپس گئے۔۱۹۹۵ء میں دوبارہ واپس آئے اور اب تک خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔وہ لائبریرین کی خدمت سے بھی باطریق احسن عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

پادری ایم۔ڈبلیو انیگر صاحب ایم۔اے

آپ مارچ ۱۹۷۵ء میں فیکلٹی میں شامل ہونے کے لئے منتخب کئے گئے۔اور اسی سال ستمبر کے مہینہ میں تدریسی خدمات کی انجام دہی کے لئے تشریف فرما ہوئے۔آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ انٹرنیشنل کرسچن فیلوشپ کی شاخ پاکستان کرسچن فیلوشپ کے رکن ہیں۔آپ اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ وائس پرنسپل اور خزانچی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔وہ متذکرہ فیلوشپ کے انٹرنیشنل ڈائریکٹر بن کر واپس چلے گئے۔۱۹۹۰ء کے وسط میں وہ پھر تشریف لائے اور تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ وائس پرنسپل کا عہدہ بھی سنبھالا اور ریٹائر ہونے کے بعد واپس امریکہ چلے گئے۔

ایس۔بی۔چاہ

موصوف جنوبی کوریا سے تھے۔انہوں نے ۱۹۸۰ء میں یہاں تدریسی خدمت کا آغاز

Scanned with CamScanner

کیا۔ بڑی وفاداری سے خدمات سرانجام دیتے ہوئے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۸۷ء میں خداوند میں جا ملے۔ وہ پاکستان ہی میں دفن ہیں۔

مس الزہ برنز ایم۔اے

آپ آسٹریلیا سے تعلق رکھتی تھیں آپ کا تعلق پی۔سی۔ایف سے تھا۔آپ نے ۱۹۹۴ء میں فیکلٹی کے قافلے میں شرکت کی اور بیمار ہونے کے باعث ۲۰۰۰ء میں اپنے وطن چلی گئی۔

سیول چاہ

آپ بھی کوریا سے تھے۔آپ ۱۹۹۲ء میں استاد کی حیثیت سے تعینات ہوئے اور ۱۹۹۸ء میں واپس اپنے وطن چلے گئے۔

پادری ڈاکٹر اسلم ضیائی ایم۔اے،ایم۔ڈیو،ایس۔ٹی۔ایم،ڈی۔من

آپ نے ۱۹۸۲ء میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔آپ ۱۹۸۷ء میں آپ ٹرانسلیشن آفیسر پاکستان بائبل سوسائٹی میں چلے گئے۔آپ کو پھر ۱۹۹۱ء میں سیمنری کی فیکلٹی پر تدریسی خدمت کی دعوت دی گئی جو آپ نے بخوشی قبول کی۔اس وقت سے آپ تدریسی خدمت میں مصروف ہیں اور ساتھ ہی وائس پرنسپل اور ڈین آف سٹڈی کے عہدے پر بھی معمور ہیں۔

پادری ڈاکٹر مقصود کامل بی۔اے،ایم۔اے۔آر،ڈی۔من

آپ نے ۱۹۸۹ء فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہی لیکچرر کے طور پر خدمت شروع کی اور اب تک تدریسی خدمت سے منسلک ہیں اور ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

پادری عمانوایل بہادر بی۔اے،ایم۔ڈیو،ٹی۔ایچ۔ایم

انہوں نے جز وقتی استاد کی حیثیت سے اس خدمت کا آغاز کیا اور ۱۹۹۱ء میں وہ فیکلٹی

کے باقاعدہ رکن بنے۔ وہ آج کل رخصت پر ہیں اور بیرون وطن پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں توقع ہے کہ وہ پھر واپس آئیں گے۔ سیمنری میں وہ تدریسی خدمت کے ساتھ ساتھ رجسٹرار کی ذمہ داریوں کو بھی سنبھالے ہوئے تھے۔

مسز نوشین خان بی۔اے، ایم۔ڈیو، ٹی۔ایچ۔ایم

آپ نے سنہ ۲۰۰۱ء میں فیکلٹی کے قافلے میں شمولیت حاصل کی اور تدریسی خدمت کے ساتھ ساتھ طالبات کی مشاورتی خدمت سرانجام دینے اور سیمنری کی رجسٹرار کی خدمت پر بھی متعین ہیں۔

پادری مارکس فروخیگر ایم۔اے

آپ سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سنہ ء سے سیمنری کی فیکلٹی کے رکن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ بات خالی از دلچسپی نہیں کہ سیمنری فیکلٹی کے اراکین گوجرانوالہ سیمنری ہی کے پرانے طالب علم ہیں۔ جس طرح اوپر بیان ہو چکا ہے۔ وہ دیگر ممالک سے مزید تعلیم حاصل کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ہمہ وقتی خدمت گزار فیکلٹی اراکین کے علاوہ سیمنری کی انتظامیہ کرسچن سٹڈی سنٹر راولپنڈی اور یو۔بی۔ٹی۔سی کے مختلف اراکین سے جزوقتی بنیاد پر خدمات لیتی رہی ہے۔ جنہوں نے مختلف مواقع پر جزوقتی سیمنری کی خدمت کی ہے ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ ڈاکٹر بی۔ایل۔ہینز صاحب
۲۔ ڈاکٹر جان سلومپ صاحب
۳۔ پروفیسر یوسف جلیل صاحب
۴۔ مس ایم۔ٹی۔پیٹرسن
۵۔ مس جی۔اے پرڈی صاحبہ
۶۔ مس وی سٹیسی صاحبہ
۷۔ مس جے۔ڈی ملنجر صاحبہ
۸۔ پادری ایرک جان سرویا
۹۔ منظور ضیاء صاحب
۱۰۔ پادری حنوک ڈیوڈ صاحب

Scanned with CamScanner

۱۱۔ پادری ڈاکٹر ایڈی لانز صاحب ۱۲۔ پادری سلیم یونس صاحب

۱۳۔ بشپ جے ایس قادر بخش ۱۴۔ پاسٹر ہانگ (مسزلی)

۱۵۔ پادری سیموئیل ڈیوڈ ۱۶۔ پادری ہڈسن

۱۷۔ مسز سوہڈسن

عمارات

۱۹۴۹ء میں سیمنری کے نگران بورڈ نے اس امید پر پانچ سالہ منصوبہ کی منظوری دی کہ طلباء کی تعداد ۴۵ اور سٹاف کی تعداد چھ ہو۔ اس منصوبہ کے تحت رقوم کی فراہمی کے لئے کلیسیاؤں کو وسیع پیمانہ پر اپیل بھیجی گئی۔ اس اپیل میں یہ شامل تھا کہ پانچسالہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب عمارات کا بھی انتظام کیا جائے۔ اس اپیل کے جواب میں شمالی امریکہ کی یو۔ پی کلیسیا نے ۷۵،۰۰۰ ڈالر فراہم کئے یو۔ ایس۔ اے کی پریسبٹرین کلیسیا نے ۲۰،۰۰۰ ڈالر اور اے۔ آر۔ پی کلیسیا نے بھی اس فنڈ میں حصہ لیا۔ اس وقت میتھوڈسٹ کلیسیا نے ۵،۰۰۰ ڈالر کا عطیہ دیا۔ لیکن بعد ازاں ایک اور خاص رقم اس منصوبہ کی انجام دہی کے لئے دی۔ ان جمع شدہ رقوم سے تدریسی عملہ کے لئے دو نئے رہائشی بنگلے تعمیر کئے گئے اور ایک خریدا گیا۔ یوں رہائشی بنگلوں کی کل تعداد سات ہوگئی۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی چھوٹا سا گھر تعمیر ہوا۔ یوں رہائشی بنگلوں کی تعداد سات ہوگئی۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی چھوٹا سا گھر تعمیر ہوا۔ ۱۹۵۹ء میں سکاٹ لینڈ کی کلیسیا نے آٹھواں رہائشی بنگلہ تعمیر کرنے کے لئے رقوم فراہم کیں۔

شرط یہ تھی کہ ابتدائی طور پر ان کے نمائندے ڈاکٹر اور مسز ڈبلیو۔ جی ینگ اس بنگلے میں رہائش پذیر ہوں۔ ۱۹۵۸ء میں سیمنری کی نئی عمارات جس میں چھ جماعت کے کمرے، ایک چیپل، لائبریری اور دفاتر شامل ہیں پایہ تکمیل تک پہنچیں۔ ان عمارات کا نمونہ ٹیری اور بلیک معماروں نے جو راولپنڈی میں مقیم تھے تیار اور تعمیر کی۔ سرپرستی ڈاکٹر جے۔ ڈی۔ براؤن صاحب

Scanned with CamScanner

نے کی ۱۹۶۱ء میں مجردوں کی اقامت گاہ مکمل ہوئی۔ اس کا نمونہ بھی مذکورہ کمپنی نے تیار کیا تھا اور اس کی سرپرستی پادری ای۔ ایچ۔ سمتھ صاحب نے کی تھی۔ دو سال کے بعد دفتر کے عملہ کے لئے تین رہائشی کوارٹر تعمیر کیئے گئے۔ یہ رہائشی کوارٹر نیوزی لینڈ کی چرچ مشنری سوسائٹی کی فراہم کردہ رقوم سے تیار ہوئے۔ ازاں بعد یو۔ پی۔ چرچ یو۔ ایس۔ اے نے مزید رقوم دیں جس سے نوکروں کے لئے چھ رہائشی کوارٹر تیار ہوئے۔ ان رقوم کے بقایا جات اور زیرکاشت زمین کو فروخت کرنے سے جو رقوم حاصل ہوئیں ان سے ۱۹۷۶ء میں آٹھ نئے کوارٹر شادی شدہ طلباء کی رہائش کے لئے تیار کیئے گئے یہ نئے کوارٹر کرسٹی کوارٹر کے نام سے موسوم ہیں۔

۱۹۹۰ء سے آج تک مسلسل عمارات کی تعمیر کا کافی کام ہوا ہے ان میں ۱۰ دس کوارٹرز ۲ کمیونٹی ہال ایک سٹاف کی اقامت گاہ اور خواتین کا ہوسٹل تعمیر ہوا ہے۔ اس کی تعمیر میں پی۔ سی۔ یو۔ ایس۔ اے اور ای۔ ایم۔ ڈبلیو نے مدد فراہم کی ہے۔ سیمنری میں میٹل روڈ کی تعمیر بھی عمل میں آئی ہے۔ اس سال سیمنری میں ایک نیا پانچ سالہ منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس کے تحت لڑکوں کے ہاسٹل کی توسیع، لڑکیوں کے لئے گیسٹ روم اور غیر ملکی مہمانوں کے لئے دو مہمان خانے تعمیر کرنا مقصود ہے۔

تعلیمی معیار

۱۹۵۹ء میں سیمنری نے اعلیٰ تعلیم یافتہ طالب علموں کو بی۔ ڈی کی ڈگری دینا شروع کی۔ اس ڈگری کے دینے کی حسب ذیل شرائط تھیں۔

۱۔ طالب علم کسی مصدقہ کالج یا یونیورسٹی سے بی۔ اے یا بی۔ ایس سی۔ کا ڈگری یافتہ ہو۔

۲۔ ضروری ہے کہ اس نے سیمنری کی اے کلاس کا کورس کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ہو اور اس کورس کی تکمیل کے لئے سیمنری کے رہائشی عرصہ کے دوران بڑے بڑے مضامین میں کم از کم ۸۰ فی صد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

Scanned with CamScanner

۳۔ لازمی ہے کہ بی۔ڈی کا امیدوار فیکلٹی کی منظوری کے ساتھ عالمانہ مفید اور موثر تھیسس لکھے۔

سب سے پہلے بی۔ڈی ڈگری یونائیٹڈ پریسبٹرین کلیسیا کے طالب علم مسٹر جیکب ایرک صاحب کو جولائی ۱۹۵۹ء میں دی گئی۔ دوسری ڈگری مارچ ۱۹۶۱ء میں لاہور ڈایوسیس کے طالب علم پادری بشیر جیون صاحب کو دی گئی۔ تیسری یونائیٹڈ پریسبٹرین کلیسیا کے پادری اقبال نثار صاحب کو مارچ ۱۹۶۲ء میں دی گئی۔ جنہوں نے مارچ ۱۹۵۵ء میں باقاعدگی اور کامیابی کے ساتھ اپنا رہائشی پروگرام ختم کر لیا تھا۔ لیکن اس خاص کام کے لئے ۶۲-۱۹۶۱ء میں سیمنری تشریف لائے۔ اس کے بعد بی۔ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے ۱۱۴ امیدوار تھے۔ جن میں سے دس کو ڈگریں دی جا چکی ہیں۔ یوں ۱۹۵۵ء تا ۱۹۷۶ء تک ۱۳ بی۔ڈی کی ڈگریاں سیمنری کی طرف سے دی جا چکی ہیں۔ اس فہرست میں پادری نندا کے داس گپتا صاحب کی بھی شامل ہیں۔ جو بنگلہ دیش اور اس وقت کے مشرقی پاکستان کی اصطباغی کلیسیا کے رکن ہیں۔ جن لوگوں نے اب تک بی۔ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔

اس وقت اپنی خدمت کے دوران کم از کم چار پاسبان سیمنری کے بی۔ڈی کورس کو مکمل کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب وہ سیمنری میں تھے۔ ان کی تعلیم بی۔اے سے کم تھی۔ اب بی۔اے پاس کر لینے کے بعد سیمنری کے قواعد و ضوابط کے مطابق بی۔ڈی۔ ڈگری کی تمام شرائط پوری کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں فارغ التحصیل ہونے والے طالب علموں میں سے پانچ بی۔ڈی۔ ڈگری کے امیدوار ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں فیصلہ ہوا کہ مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کرنے پر جی۔ٹی۔ ایچ اور ایل۔ٹی۔ ایچ کی اسناد بھی دی جائیں۔

جی۔ٹی۔ ایچ (گریجوایٹ ان تھیولاجی)

۱۔ امیدوار کا تعلیمی معیار کم از کم ایف۔اے یا ایف۔ایس۔سی ہو۔

۲۔ امیدوار نے سیمنری کے سہ سالہ کورس کو کامیابی کے ساتھ "اے کلاس" مکمل کیا ہو جس

سے یہ مراد ہے کہ اس نے ان برسوں میں ہر مضمون میں ۷۵ ٪ فیصد نمبر حاصل کئے۔

۳۔ امیدوار فیکلٹی کی منظوری سے ایک خاص پراجیکٹ تحریر کرے۔

ایل۔ ٹی۔ ایچ (لائسنشیٹ ان تھیالوجی)

۱۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔

۲۔ امیدوار نے سیمنری کی ''بی کلاس میں'' سہ سالہ کورس ستر فیصدی نمبر حاصل کرتے ہوئے کامیابی سے پاس کیا ہو۔

۳۔ امیدوار فیکلٹی کی منظوری سے ایک خاص پراجیکٹ لکھے۔

''اے کلاس'' کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہے جب کہ ''بی کلاس'' کے لئے اردو۔ ۱۹۶۲ء میں ہندوستان کی نیشنل کرسچن کونسل کے تھیالوجیکل ایجوکیشن بورڈ نے جی۔ ٹی۔ ایچ اور ایل۔ ٹی۔ ایچ کی اسناد دینے کی باضابطہ اجازت دے دی۔ کیونکہ گوجرانوالہ سیمنری کا اس بورڈ سے الحاق تھا جو ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۵ء تک جاری رہا اور اس کے بعد قائم نہ رہ سکا۔ اب سیمنری اپنا الحاق کسی اور انجمن کے ساتھ کر رہی ہے جس سے نہ صرف تعلیمی معیار میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ ہم اسناد کی بجائے ڈگریاں بھی دے سکیں گے۔

۱۹۷۶ء سے سیمنری کا عرصہ تین سال کی بجائے چار سال کر دیا گیا ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو امیدوار بی۔ اے یا بی۔ اے سے زائد تعلیم کے حامل ہیں انہیں بی۔ ڈی کی ڈگری دی جائے اور جو ایف اے اور میٹرک پاس ہیں اور سیمنری کی دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ کامیابی سے چار سالہ کورسز کرتے ہیں انہیں بی۔ ٹی۔ ایچ کی ڈگریاں دی جائیں۔ وہ لوگ جو بی۔ ٹی۔ ایچ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں اپنے تعلیمی معیار کو فروغ دینے کے بعد بی۔ ڈی ڈگری کی شرائط پوری کر کے ڈگری حاصل کرنے کے مجاز ہوں گے۔

۱۹۶۰ء سے اب تک نو امیدواروں کو جی۔ ٹی۔ ایچ اور ستر امیدواروں کو ایل۔ ٹی۔ ایچ کی اسناد مل چکی ہیں۔ سات۔ بی۔ اے پاس فارغ التحصیل طلباء کو جنہوں نے بی۔ ڈی۔ یا جی۔

Scanned with CamScanner

ٹی۔ایچ کے حصول کی شرائط کو پورا نہ کیا انہیں سیمنری کا ڈپلوما دیا گیا۔(۵۵) پچپن میٹرک پاس طالب علم ایسے تھے جنہوں نے ایل۔ٹی۔ایچ کی اسناد کے حصول کی شرائط کو پورا نہ کیا۔اس لئے انہیں تھیالوجیکل ٹریننگ سکول سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

۱۹۵۴ء تا ۱۹۷۴ء کے عرصہ میں سیمنری نے (۲۶۲) دو سو باسٹھ لوگوں کو پاسبانی کی تربیت دی ہے۔۱۹۷۵ء سے ۲۰۰۵ء تک سیمنری سے فارغ التحصیل ہونے والے طالب علموں کی تعداد (۲۶۵) دو سو پینسٹھ ہے۔یوں ۱۹۵۴ء سے ۲۰۰۵ء تک مجموعی طور پر فارغ التحصیل ہونے والے طالب علموں کی تعداد (۵۲۷) پانچ سو ستائیس ہے۔

گوجرانوالہ تھیالوجیکل سیمنری کی ایک نمایاں خاصیت یہ ہے کہ یہاں طلباء کی بیگمات کو بھی تربیت دی جاتی ہے۔ابتدائی طور پر یہ تربیت پروفیسر صاحبان کی بیگمات کے ذمہ تھی۔لیکن ۱۹۴۷ء سے یہ خدمت یو۔بی۔ٹی۔سی کے تدریسی عملہ نے سنبھال لی۔اس کے لئے سب سے پہلا کورس یو۔بی۔ٹی۔سی کی بانی مس ایم۔ٹی۔پیٹرسن صاحبہ نے تیار کیا اور ازاں بعد ان کی جانشین مس وی سیٹسی صاحبہ نے اس کورس میں اضافہ کیا اور یو۔بی۔ٹی۔سی۔کی موجودہ پرنسپل مسز سلمٰی اینڈریو صاحبہ نے اس خدمت کو جاری رکھا۔سیمنری کی انتظامیہ یو۔بی۔ٹی۔سی کی ان خواتین کی شکرگزار ہے جنہوں نے طلباء کی بیگمات کو تربیت دے کر شہری اور دیہاتی کلیسیاؤں کی خواتین کے درمیان تعلیم و تربیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا۔یہ کورس مطالعہ بائبل، کلیسیائی تواریخ، مسیحی گھر اور دیگر عملی اسباق کا باقاعدہ نصاب ہے جو اس نظریہ سے تیار کیا گیا ہے کہ زیرتربیت بیگمات اپنے شوہروں کے ساتھ مل کر اپنی اپنی کلیسیاؤں میں بہتر خدمت کرسکیں۔ان کو اسی نصاب کے تحت پڑھایا جاتا ہے۔امتحان کے بعد کامیابی کی صورت میں اسناد دی جاتی ہے۔

ان خواتین کی تعلیمی سہولیات کے پیش نظر بچوں کے لئے ایک نرسری سکول کا باقاعدہ انتظام ہے۔تاکہ وہ بےفکری سے اپنی تعلیم پر توجہ مرکوز رکھیں۔مسز فیض صاحبہ جو ایک تربیت یافتہ معلمہ

Scanned with CamScanner

ہیں انہوں نے اٹھائیس برس تک اس نرسری سکول کی بے لوث اور قابل رشک خدمت کی ہے اور بچوں کی تعداد کے لحاظ سے ان کو مددگار بھی دیئے جاتے رہے ہیں۔

سیمنری نے اپنے طلبا، خدمتگزاروں اور ان کے بچوں کے طبی سہولیت کی غرض سے ایک ڈسپنسری کا اہتمام بھی کیا ہے۔اس ڈسپنسری میں ابتدائی طبی امداد دی جاتی ہے اگر بیماری زیادہ ہو جائے تو بیمار کو یا تو کسی ڈاکٹر کے پاس بھیجا جاتا ہے یا کسی شفاخانہ میں داخل کروایا جاتا ہے۔ جب تک طالب علم سیمنری میں زیر تعلیم رہتے ہیں۔ان کی عام طبی سہولیات کا خیال رکھا جاتا ہے ان طالب علموں کو بھیجنے والی کلیسیائیں ان کے تمام طبی اخراجات کی متحمل ہوتی ہیں۔ یوں ڈسپنسری کا سارا کام بطرز احسن چلتا رہتا ہے۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں ہوئے یہ کہنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں ہیں کہ خدا کے فضل سے سیمنری کے تعلیمی معیار میں گرانقدر ترقی ہوئی ہے۔سیمنری کا نصاب از سرنو ترتیب دیا گیا ہے۔ جو دور حاضرہ کی عالمگیر ضروریات کے مطابق ہے۔ بہت سے نئے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں روحانیت (Spirituality)، پاسبانی علم الٰہی، پاسبانی نگہداشت، کلیسیائی بڑھتی، نئی کلیسائیں قائم کرنا، جدید دنیا کے مسائل، روحانی تشکیل، علم التفسیر، تفسیری منادی اور دیگر جدید امور کا مطالعہ بھی شامل ہے۔

دیگر سرگرمیاں

گاہے بگاہے سیمنری پاسبانوں اور منادوں کے لئے ریفریشر کورس یا اس قسم کے دیگر انتظامات بھی کرتی ہے۔ دیہاتی کارندوں اور منادوں کے لئے تربیتی کورسز کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ بسا اوقات سیمنری کی انتظامیہ ہائی سکول کے معلمین یا ایسے لوگوں کے لئے جنہیں علم الٰہی کی تربیت حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملا ان کے لئے بائبل سکھانے اور مسیحی تعلیم و تربیت کے بارے میں تدریسی خدمت انجام دیتی ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو مناسب تربیت دینے

Scanned with CamScanner

کی ضرورت ہے۔ایسے کارگاہوں کا انعقاد موسم گرما کی تعطیلات میں ہوتا ہے۔

۱۹۷۲ء میں مسیحی سکولوں کے قومیائے جانے کے بعد سیمنری اور یو۔بی۔ٹی۔سی متحدہ طور پر مسیحی معلمین اور معلمات کو مسیح تعلیم و تربیت کے اصول سمجھانے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ایسی کارگاہیں چار یا پانچ دن تک جاری رہتی ہیں۔اور ان کو وہ تمام گر سکھائے جاتے ہیں جن سے وہ اپنے طالب علموں کو سمجھ اور پوری واقفیت کے ساتھ تعلیم دے سکیں۔ان کارگاہوں میں معلمین کو پورا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان مسائل کے بارے میں مذاکرات کریں۔جن سے ان کو قومیائے ہوئے سکولوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

۱۹۷۲ء میں سیمنری نے پاکستان کی مسیحی کلیسیا کی ترقی اور فروغ کے پیش نظر ایک سنگ میل کی بنیادی رکھی ہے۔یعنی علم الٰہی کی توسیعی تعلیم کی اساس۔اس پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سیمنری کی فیکلٹی نے دیگر کلیسیاؤں اور مشنوں کے اکابرین کے تعاون سے ایک انجمن کی تشکیل کی جس کا نام ''پاک ٹی'' (PACTEE) ہے۔پاکستان میں علم الٰہی کی توسیعی کمیٹی نے دن رات محنت کر کے ایسا مواد فراہم کیا جس سے پروگرام کے شرکاء اپنے گھروں میں بھی ان اسباق کی تیاری کر سکتے ہیں جن کے پڑھنے کے لئے وہ مختلف مراکز میں آتے ہیں۔یہ کمیٹی بدستور اس خدمت میں لگی رہتی ہے۔مختلف شہروں میں مراکز قائم کئے گئے ہیں۔جہاں طلباء ہفتہ میں ایک دفعہ یا دو ہفتہ کے بعد ایک جگہ جمع ہو کر کسی راہنما اور استاد کی زیر نگرانی علم الٰہی کے اسباق سیکھتے ہیں۔گھر میں پہلے سے تیار کئے ہوئے اسباق کے بارے میں مذاکرات اور نظر ثانی کرتے ہیں۔سیمنری کی سہولیات سے سینکڑوں مسیحی خواتین و حضرات مستفید ہو رہے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس پروگرام کو خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا ہے۔اور خود کو موثر مسیحی خدمت کے لئے تیار کرنے کا رضامندانہ اظہار کیا ہے۔

علم الٰہی کے توسیعی طریقہ تعلیم کے طلباء نے بصد خوشی رجسٹریشن فیس اور تدریسی نصاب کی جزوی قیمت ادا کی ہے۔رہائشی طلباء کی طرح توسیعی طلباء کو بھی ہر دو اردو اور انگریزی

Scanned with CamScanner

زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔امتحانات کا طریقہ بھی بالکل وہی ہے۔امتحانات کا ریکارڈ بڑی باقاعدگی سے رکھا جاتا ہے۔تاکہ توسیعی طریقہ سے پڑھنے والے طلباء کو بھی پانچ سال کے بعد اسی قسم کا ڈپلومہ دیا جائے جس طرح رہائشی طلباء کو چار سال کے بعد دیا جا سکے۔

۱۹۷۵ء میں جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر توسیعی طریقہ تعلیم کے پانچ طلباء کو علم الٰہی کی اسناد دی گئیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اس ڈگری کے حصول کے بارہ کریڈٹ مکمل کر لئے۔۱۹۷۶ء میں دو طلباء کو علم الٰہی کا ڈپلومہ دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے چھتیس کریڈٹ میں سے اٹھارہ مکمل کر لئے۔ چار طلباء کو علم الٰہی کی سند اور چھ طلباء کو توسیعی طریقہ تعلیم کی اسناد دی گئیں۔اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے چھ کریڈیٹ مکمل کر لئے ہیں۔

توسیعی طریقہ تعلیم کے کام کو جاری رکھنے کے لئے ۱۹۷۲ء میں ڈچ کلیسیاؤں نے اپنی مخصوص مہم موسومہ 'Como over the Bridge II' کے نفاذ کے لئے ایک خاص رقم بھیجی۔اس کے علاوہ سیمنری کے اور بہت سے خیر اندیشوں نے دل کھول کر امداد دی جس سے صاف ظاہر ہے کہ سیمنری کے دوست اور خیر خواہوں نے اس نئے پروگرام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ۱۹۷۶۔۷۷ء کے تعلیمی سال کی دوسری سہ ماہی میں سیمنری کی فیکلٹی نے ہر دو اردو اور انگریزی زبانوں میں مندرجہ ذیل مراکز پر توسیعی طریقہ تعلیم سے تدریسی خدمت کی ہے۔

گوجرانوالہ، سرگودھا، مرے کالج سیالکوٹ، نارروال، لاہور، چیچہ وطنی ان مراکز میں طلباء کی تعداد غالباً ایک سو ہے۔سیمنری ایک اور طریقہ سے بھی کلیسیاؤں کی خدمت کر رہی ہے۔ یعنی نصابی کتابوں کو تیار کرنا۔ان کتابوں کو تیار کرنے کے لئے ورلڈ کونسل آف چرچز کا ایک شعبہ بنام تھیولاجیکل ایجوکیشن بورڈ فنڈز کی رقوم فراہم کرتا ہے۔اس سلسلہ میں پہلی کتاب ڈاکٹر لوئیس برک ہاف کی علم الٰہی کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ جسے ڈاکٹر جے ڈی براؤن صاحب نے پروفیسر الیگزینڈر کی اعانت سے تیار کیا۔اس کے بعد یکے بعد دیگرے اردو کی نصابی کمیٹی نے سیمنری کے نگران بورڈ کی سرپرستی میں چودہ کتابیں شائع کی ہیں۔ان میں سے بعض کتابیں ایسی ہیں جو براہ

راست انگریزی کتب کا ترجمہ ہے۔ اور دوسری کتابیں یا تو فیکلٹی کے اراکین نے یا سیمنری کے ساتھ متعلقہ اشخاص نے تحریر کی ہیں۔ ان کتابوں کی مکمل فہرست آگے آئے گی۔

لائبریری

سیمنری کا ایک بہت ضروری شعبہ لائبریری ہے۔ پاکستان کی علم الٰہی کی لائبریریوں میں یہ لائبریری سرفہرست ہے۔ اس میں چوبیس ہزار سے زائد انگریزی اور دیگر زبانوں میں کتب موجود ہیں۔ ان میں تقریباً ایک ہزار سے زائد اردو زبان میں کتابیں موجود ہیں۔ لائبریری کا ایک اور شعبہ تاریخی دستاویزات ہے۔ اس میں مشن اور کلیسیائی ریکارڈ کا بیش قیمت ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ یہاں ابتدائی مشنریوں کے دستی نسخے بھی موجود ہیں۔ اس میں نیشنل کونسل آف کرسچن چرچز، سیالکوٹ مشن، یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ کی سنڈ اور سیالکوٹ کنوینشن کا تقریباً مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ اس میں چرچ آف سکاٹ لینڈ کی مشن کے کام کے تاریخی ریکارڈ بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ یو۔ ایس۔ اے کی پریسبیٹرین کلیسیا کے ریکارڈ بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ یو۔ ایس۔ اے کی پریسبیٹرین کلیسیا کے ریکارڈ بھی پائے جاتے ہیں۔" لائبریری کے ریڈنگ روم میں ہفتہ وار اور ماہانہ جرائد کے علاوہ ہر دو اردو اور انگریزی زبان میں اخبار بھی موجود ہیں۔ اس میں وہ جرائد بھی شامل ہیں۔ جو سال میں چار دفعہ اشاعت پذیر ہوتے ہیں۔ انگریزی اور اردو زبان میں اخباریں اور رسالے موجود ہیں۔ یہ رسالے اور جرائد مذہبی، دینی اور ادبی نوعیت کے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف قسم کے انسائیکلوپیڈیا، تفاسیر بائبل، لغات بائبل، کلید الکتاب، کلیسیائی تاریخ کے متعلق کتابیں اور مختلف قسم کے اٹلس موجود ہیں۔ لائبریری کی کتابوں کو ڈھونڈنے کے لئے بہت آسان طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ جسے Dewey Decimal System کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ لائبریری میں کتابوں کو بڑی ترتیب سے رکھا جاتا ہے۔ ان میں سب سے پرانا نسخہ آستر کی کتاب کا عبرانی طومار ہے۔ جو چودھویں صدی سے متعلق ہے اور

۱۸۸۱ء میں مصر کی کاپٹک کلیسیاؤں میں ملا ہے۔ سیمنری کے پہلے ہمہ وقتی پرنسپل ڈاکٹر سٹورٹ صاحب نے یہ نسخہ سیمنری کو دے دیا۔ اس کے علاوہ لاطینی زبان میں رومیوں، کرنتھیوں اور گلتیوں کے خطوط پر نسخہ جات پائے جاتے ہیں۔ جن کا تعلق ۱۵۳۰ء سے ہے۔ ڈینش مشن کی تاریخ کا فرانسیسی زبان میں بیان ہے جس کا تعلق ۱۷۰۵ء تا ۱۷۳۶ء ہے جو ۱۷۴۵ء میں جنیوا کے مقام پر شائع ہوئی اگرچہ یہ نسخہ کسی حد تک کرم خوردہ سا لگتا ہے تاہم آسانی سے پڑھا جاسکتا ہے۔ پوری بائبل اور عہد جدید کے نسخے بھی مختلف زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن میں سب سے پرانا ہنری مارٹن کا نئے عہد نامہ کا فارسی ترجمہ ہے جو ۱۸۴۶ء میں شائع ہوا۔ منتخب بائبل کے بیان اور دعائیں ہندی زبان میں ایک کتابچہ کی صورت میں موجود ہیں۔ جو ۱۸۴۵ء میں آگرہ میں شائع ہوئیں۔

۱۸۵۶ء میں فارسی زبان میں عہد عتیق کی اشاعت اور بنگالی زبان میں بائبل کا ایک نسخہ غالباً ۱۸۶۱ء کا کیری کا ترجمہ ہے۔ جو اسی ذخیرہ میں دستیاب ہے۔ اردو زبان میں نئے عہد نامہ کی ایک جلد جو ۱۸۶۰ء میں شائع ہوئی اس میں ایک عجیب ترجمہ پایا جاتا ہے "بد دیانت خانسامہ"، جس کا اصلی ترجمہ "ناانصاف مختار" ہے۔ علاوہ ازیں اردو ہندی، گورمکھی، عربی اور عبرانی زبان میں بائبل کے نسخہ جات ملتے ہیں۔ اسی ذخیرہ میں "گرنتھ صاحب" کی ایک خوبصورت اور سنہری جلد بھی شامل ہے یہ سکھوں کی دینی کتاب ہے جو گرمکھی زبان میں لکھی گئی ہے۔

سیمنری کے اساتذہ کی تحریر شدہ کتب

گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری کے اساتذہ اکرام کی ایک بڑی خدمت کتابیں تحریر کرنا بھی ہے جہاں وہ لوگوں کو خداوند کے کلام سے واعظوں کے ذریعہ سے روشناس کرواتے ہیں وہاں وہ اس میدان میں بھی پیچھے نہیں۔ سیمنری کی اردو ٹیکسٹ بک کمیٹی، سیالکوٹ کنونشن کمیٹی اور مسیحی اشاعت خانہ کے تعاون سے گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری کے اساتذہ نے اب تک درجہ ذیل کتابیں شائع کرنے کی خدمت سرانجام دی ہے۔

۱۔ مسیحی علم الٰہی کی تعلیم از لوئیس برک ہاف (مترجم جے۔ڈی۔ براؤن)

۲۔ تاریخ اصلاح کلیسیاء از خورشید عالم

۳۔ راستبازی از ڈبلیو۔سی۔ کرسٹی

۴۔ دعوت نگاہ نواز کینتھ گریگ

۵۔ سب قوموں کو از جان فاسٹر

۶۔ فتح از ڈبلیو۔سی۔ کرسٹی

۷۔ علم الواعظ از نذیر یوسف

۸۔ مسیحی طریق الحیات از ڈبلیو لٹی

۹۔ کلیسیوں کی تفسیر از نذیر یوسف

۱۰۔ رسولوں کے نقش قدم پر از ڈبلیو۔ جی۔ ینگ

۱۱۔ طلوع مسیحیت از ایف ایف بروس

۱۲۔ حصہ بہ حصہ طرح بہ طرح از اقبال نثار

۱۳۔ تثلیث فی التوحید از پیٹرے

۱۴۔ خداوند یسوع المسیح میں نئی اور مسرور زندگی از آرتھر جیمس

۱۵۔ ہمارا عظیم اور افضل سردار کاہن از آرتھر جیمس

۱۶۔ تعارف الکتاب از آرتھر جیمس

۱۷۔ طریق مطالعہ وتحریر از آرتھر جیمس

۱۸۔ معجزات مسیح از آرتھر جیمس

۱۹۔ مسیحی قیادت از آرتھر جیمس

۲۰۔ عہد جدید کا تعارف از آرتھر جیمس

۲۱۔ تمثیلات مسیح از پادری آرتھر جیمس

۲۲۔ علم الواعظ سوالاً جواباً از آرتھر جیمس

Scanned with CamScanner

۲۳۔ عہد جدید کا سرسری مطالعہ از آرتھر جیمس

۲۴۔ راہنمائے عبادت از آرتھر جیمس

۲۵۔ تعارف علم الٰہی از آرتھر جیمس

۲۶۔ تعلیمات مسیح از آرتھر جیمس

۲۷۔ حیات المسیح از آرتھر جیمس

۲۸۔ مسیحی مختاری از آرتھر جیمس

۲۹۔ فلیمون کے خط کا تفسیری مطالعہ از آرتھر جیمس

۳۰۔ مسیحی پاسبان از پادری آرتھر جیمس

۳۱۔ ٹاٹ سے ملبس، یوناہ کی کتاب کی تفسیر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۲۔ پہاڑوں سے لکڑی، حجی کی تفسیر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۳۔ کاہن کے لب، ملاکی کی تفسیر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۴۔ شگایونوت کے سر پر، حبقوق کی تفسیر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۵۔ چراغ لے کر، صفنیاہ کی تفسیر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۶۔ تاریخ عہد عتیق از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۷۔ تمہارے بیٹے بیٹیاں از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۸۔ علاموت کے سر پر از پروفیسر اسلم ضیائی

۳۹۔ آتشی ناک، ناحوم کی تفسیر از پادری مقصود کامل

۴۰۔ مسیحی معافی، فلیمون کی تفسیر از پادری آرتھر جیمس

۴۱۔ بے دینی کے خلاف خبرداری، یہوداہ کی تفسیر از آرتھر جیمس

۴۲۔ دکھوں میں امید ا۔ پطرس کی تفسیر از پادری آرتھر جیمس

۴۳۔ خدا کا حقیقی عرفان ۲۔ پطرس کی تفسیر از پادری آرتھر جیمس

Scanned with CamScanner

۴۴۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں' پہاڑی وعظ کی تفسیر از مقصود کامل

۴۵۔ تم برگزیدہ ہوا۔ تھسلنیکیوں کی تفسیر پادری صابر گل

۴۶۔ خداوند کا دن' ۲۔ تھسلنیکیوں کی تفسیر از پادری صابر گل

۴۷۔ برے کی فتح مکاشفہ کی تفسیر از پادری آرتھر جیمس

۴۸۔ خدا کی راستبازی رومیوں کے خط کی تفسیر از پادری آرتھر جیمس

۴۹۔ خداوند ہماری آزادی' گلتیوں کی تفسیر' از پادری آرتھر جیمس

PDF by: Matthew Sinclear

→ Theological Research centre:, Vehari:

Scanned with CamScanner

J.S. BARR

DR. ANDREW GORDON

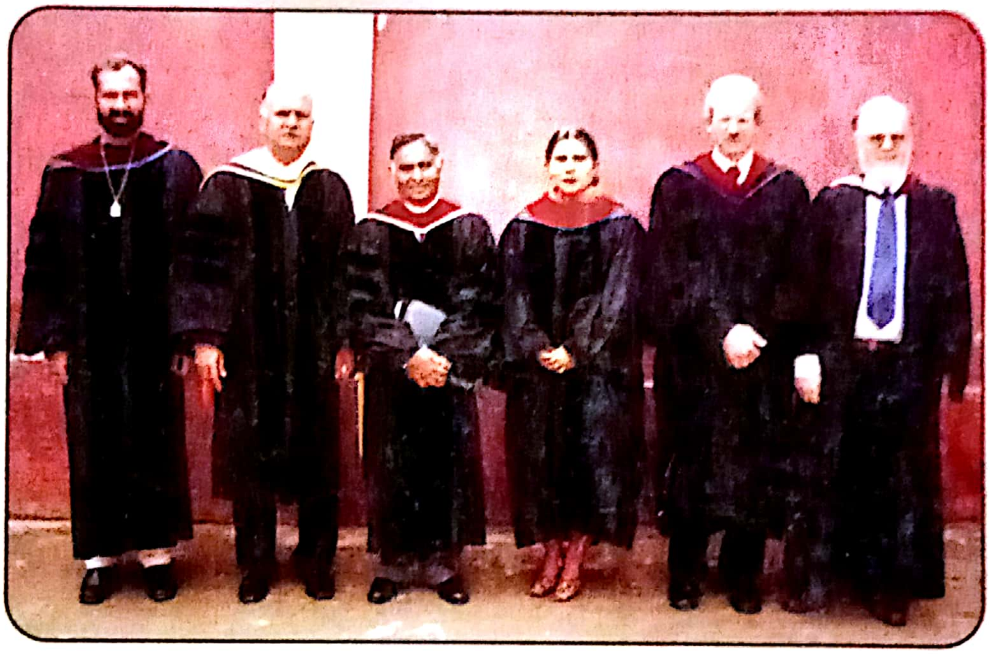

FACULTY OF GUJRANWALA THEOLOGICAL SEMINARY 2005

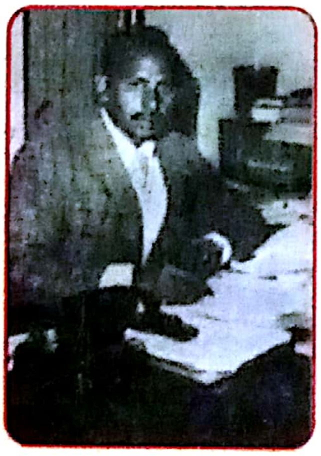

REV. IQBAL NISAR

REV. G.L. THAKUR DAS

رانا جمشید پرنٹنگ ایجنسی

Scanned with CamScanner